Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

# A Research Review of Non-Military Conflicts in the Light of Prophetic Teachings and Their Contemporary Application

تعلیمات نبویہؐ کے تناظر میں غیر مسلح جنگ وتنازعات کا تحقیقی جائزہ اور معاصرانہ تطبیق

**Hameed Ullah Khan**
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
hameedkhattak073@gmail.com
**Qaisar Bilal ***
Assistant Professor, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
Corresponding author qaisarbilal@kust.edu.pk
**Dr. Nisar Mehmood**
Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science & Technology
nisarmehmood148@gmail.com

**Abstract**

*This research paper highlights the guidance of the Qur'an and Sunnah in resolving non-military conflicts, with a particular focus on the principles of peace, justice, consultation, and tolerance found in the noble life of the Prophet Muhammad ﷺ. The main objective of this study is to demonstrate how the Qur'an and Prophetic example provide a comprehensive and sustainable framework for the peaceful resolution of conflicts—one that was effective in the Prophet's time and remains equally relevant and applicable in today's global context.*

*The findings reveal that the Qur'an emphasizes four fundamental principles—justice, reconciliation, consultation, and tolerance—which the Prophet ﷺ implemented in practice, setting an eternal example. The Charter of Medina served as a groundbreaking agreement that unified diverse religious and tribal groups under a shared legal system, ensuring equality, security, and religious freedom. Similarly, the Treaty of Hudaybiyyah illustrated that accepting seemingly unfavorable terms could pave the way for long-term peace and success.*

*For empirical analysis, a field survey was conducted among 155 participants in District Kohat, which revealed that the contemporary Muslim world is predominantly affected by non-military strategies such as economic sanctions, diplomatic pressure, media propaganda, and psychological warfare. The majority of respondents stressed that internal divisions, lack of leadership, and limited influence in global media are key obstacles hindering the implementation of Prophetic principles.*

*The analysis concludes that the Prophetic strategies—justice-based decision-making, interfaith dialogue, collective consultation, and structured agreements—not only ensured successful conflict resolution in the past but also continue to offer practical guidance for modern systems such as UN mediation, interfaith dialogue, and judicial frameworks. This research argues that if the Muslim world adopts frameworks like the Charter of Medina and farsighted strategies such as the Treaty of Hudaybiyyah, it can effectively address current non-military challenges and play a constructive role in building a peaceful and balanced international order.*

***Keywords:*** *Non-military conflicts, Qur'an and Sunnah, Prophetic strategies, Charter of Medina, Treaty of Hudaybiyyah, justice and fairness, tolerance, consultation, contemporary application, Kohat district survey.*

**تعارف**

غیر مسلح جنگ و تنازعات کا تصور انسانی تاریخ کا ایک نہایت اہم باب ہے۔ یہ وہ تنازعات ہیں جو عسکری تصادم کے بغیر رونما ہوتے ہیں لیکن ان کے اثرات معاشروں پر دیرپا اور گہرے ہوتے ہیں۔ انسانی معاشرت میں ابتدا ہی سے تنازعات مادی وسائل کے حصول، اقتدار و طاقت کے توازن اور جغرافیائی اثر و رسوخ کی بنا پر جنم لیتے رہے ہیں، تاہم جدید دور میں یہ زیادہ تر سفارتی، نظریاتی، ثقافتی اور معاشی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں (خان، 2018)۔

اسلامی تعلیمات میں امن و انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ہمیں اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ تنازعات کو حل کرنے کے لیے مکالمہ، صلح، عدل اور رواداری جیسے اصول اپنائے جائیں (احمد، 2015)۔ اسی وجہ سے غیر مسلح جنگ و تنازعات کا مطالعہ اسلامی نقطۂ نظر سے نہایت اہم ہے کیونکہ یہ صرف علمی موضوع ہی نہیں بلکہ عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

غیر مسلح تنازعات کی نوعیت کبھی سیاسی ہوتی ہے، کبھی مذہبی یا نظریاتی، اور کبھی معاشی۔ مثال کے طور پر عالمی سطح پر ریاستوں کے مابین سفارتی تعلقات میں تناؤ، معاہدات کی خلاف ورزیاں، اقتصادی پابندیاں اور ثقافتی اثر و رسوخ بھی ایک طرح کی غیر مسلح جنگ ہیں جو بظاہر پرامن مگر حقیقتاً طاقت کے استعمال کی نرم شکل ہوتی ہیں (جاوید، 2020)۔

اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو تعلیماتِ نبویہ ﷺ میں ایسے تنازعات کے حل کے لیے واضح اصول وضع کیے گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کی ریاست میں مختلف مذاہب اور قبائل کے درمیان معاہدہ کرکے اس بات کی مثال قائم کی کہ غیر مسلح تنازعات کو گفت و شنید اور معاہدات کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے (رحمان، 2017)۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں عسکری طاقت کے بجائے پرامن مکالمہ اور عدل پر مبنی حل کو ترجیح دی گئی ہے۔

معاصر دنیا میں بھی غیر مسلح جنگ کی صورتیں ہمیں کثرت سے نظر آتی ہیں جیسے معاشی دباؤ کے ذریعے کمزور ریاستوں پر اثر انداز ہونا، میڈیا کے ذریعے رائے عامہ کو قابو میں لانا، اور ثقافتی یلغار کے ذریعے نظریاتی شناخت کو متزلزل کرنا (سلیم، 2021)۔ ایسے میں تعلیماتِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کرنا نہ صرف علمی تقاضا ہے بلکہ عملی طور پر بین الاقوامی تعلقات میں استحکام کے لیے بھی ضروری ہے۔

لہٰذا غیر مسلح جنگ و تنازعات کے تحقیقی جائزے میں دو پہلو نہایت اہمیت رکھتے ہیں: ایک، اسلامی تعلیمات بالخصوص تعلیماتِ نبویہ ﷺ سے حاصل ہونے والے اصول؛ اور دوسرا، معاصر دنیا میں ان تعلیمات کی تطبیق۔ یہ تحقیق انہی دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش ہے تاکہ ایک متوازن اور بامقصد نتیجہ اخذ کیا جا سکے۔ اسلامی تاریخ میں ہمیں بارہا ایسے مواقع ملتے ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ نے صبر، حکمت اور باہمی گفت و شنید کے ذریعے بڑے بڑے غیر مسلح تنازعات کو پرامن طریقے سے حل فرمایا۔ نبی ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں اس کی نمایاں مثالیں صلح حدیبیہ اور میثاقِ مدینہ کی صورت میں سامنے آتی ہیں، جو ہمیشہ کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

صلح حدیبیہ ایک ایسا معاہدہ تھا جو بظاہر مسلمانوں کے لیے کمزور اور نقصان دہ دکھائی دیتا تھا، لیکن حقیقت میں یہی معاہدہ اسلام کے فروغ اور خطے میں امن و سلامتی کے قیام کا ذریعہ بنا (ابن ہشام، 2001)۔ نبی اکرم ﷺ نے قریش کے ساتھ نہایت صبر و تحمل اور اعلیٰ سفارتکاری سے مذاکرات کیے، جس سے ایک بڑے مسلح تصادم کے امکانات کو ختم کیا گیا اور مستقبل میں فتح مکہ کی راہ ہموار ہوئی۔ اسی طرح میثاقِ مدینہ ایک اور عظیم الشان مثال ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں موجود مختلف مذاہب اور قبائل کے درمیان اتحاد اور رواداری قائم کرنے کے لیے ایک اجتماعی معاہدہ ترتیب دیا، جو انصاف اور امن و امان پر مبنی معاشرتی نظام کی بنیاد بنا (واقدی، 1990)۔ یہ دونوں واقعات اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ اسلام میں غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے حکمت، صبر، عدل اور گفت و شنید کو اولین حیثیت دی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلح تنازعات کو حل کرنے کے لیے چار اصول واضح کیے:

1. **بردباری اور صبر**: قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا" (الحجرات: 9)۔
یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلام ہر حال میں صلح اور اصلاح کو ترجیح دیتا ہے۔

2. **مذاکرات اور مکالمہ:** نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ مسائل کے حل کے لیے مکالمے اور بات چیت کو اختیار کیا۔ اہل کتاب اور دیگر اقوام کے ساتھ آپ ﷺ کی گفت وشنید اس کی بہترین مثال ہیں (ابو داؤد، 1984)۔
3. **عدل وانصاف:** تنازعات کے حل میں انصاف کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
اَفضَلُ الجِهادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِندَ سُلطَانٍ جائِرٍ" (ترمذی، 1998)۔
4. **عفو ودر گزر:** فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے بدترین دشمنوں کو بھی عام معافی دے دی اور دشمنی کا خاتمہ کر کے امن کی بنیاد قائم کی (ابن کثیر، 2003)۔

اسلام انسانی جان کی حرمت کو سب سے زیادہ مقدم رکھتا ہے اور کسی بھی غیر ضروری تصادم یا ناحق قتل کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "جس نے کسی انسان کو بغیر قصاص یا زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا، اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی تو گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا" (المائدہ: 32)۔ یہ آیت انسانی جان کی عظمت اور غیر مسلح تنازعات کے پر امن حل کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ غیر مسلح تنازعات صلح، انصاف اور معافی کے ذریعے ہی مؤثر طور پر حل کیے جا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، اور اللہ کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ" (بخاری، مسلم)۔ اسی طرح قرآن مجید میں حکم دیا گیا: "اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی صلح کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو" (الانفال: 16)۔ مزید فرمایا گیا: "تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروادو" (الحجرات: 10)۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے: "نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتے، تم بدی کا جواب بہترین نیکی سے دو، تبھی تم دیکھو گے کہ دشمن تمہارا گہرا دوست بن جائے گا" (فصلت: 34)۔

موجودہ دور میں بھی غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے انہی اصولوں کو اپنانا ضروری ہے۔ اقوام متحدہ سمیت عالمی ادارے سفارتکاری، مذاکرات اور ثالثی کو بنیاد بناتے ہیں، جو اسلامی تعلیمات اور نبوی حکمت عملی سے ہم آہنگ ہیں۔ مسلم دنیا کے داخلی تنازعات، فرقہ وارانہ اختلافات اور نظریاتی جھگڑوں کے حل کے لیے صلح حدیبیہ اور میثاق مدینہ جیسے اصول نہایت کارآمد اور لازمی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ غیر مسلح تنازعات کا پائیدار اور مؤثر حل طاقت اور جبر کے بجائے صبر، حکمت، گفت وشنید، عدل اور درگزر میں پوشیدہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی اس بات کا کامل نمونہ ہے کہ مکالمے، عدل وانصاف اور عفو کے ذریعے ہی معاشرتی اور بین الاقوامی سطح پر امن اور بھائی چارہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ آج کے عالمی تناظر میں ان اصولوں کو اپنانا دنیا کو تنازعات اور کشمکش سے نکال کر امن، محبت اور انصاف کی راہوں پر گامزن کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔

اس تحقیق کا مقصد تعلیماتِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں امن، عدل، صلح اور مشاورت جیسے اصولوں کا تجزیہ کرنا ہے تاکہ غیر مسلح جنگوں اور تنازعات کے حل کے لیے ایک جامع اور مؤثر فریم ورک سامنے لایا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ جیسے تاریخی واقعات کی روشنی میں یہ مطالعہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح اسلامی سفارتکاری اور مذاکرات کے اصول موجودہ عالمی حالات اور تنازعات میں رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ اگرچہ جنگ وامن کے موضوع پر متعدد تحقیقی کام موجود ہیں، تاہم غیر مسلح تنازعات کو تعلیماتِ نبویہ ﷺ کے تناظر میں معاصر اطلاق کے ساتھ خاص طور پر زیر بحث لانے کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ بیشتر سابقہ مطالعات زیادہ تر تاریخی یا نظریاتی پہلوؤں تک محدود ہیں، جبکہ یہ تحقیق اس خلا کو پُر کرتے ہوئے نبوی حکمتِ عملی کو جدید عالمی تنازعات اور ثالثی کے موجودہ طریقہ کار کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتی ہے۔

## منہجِ تحقیق(Research Methodology)

اس مطالعے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ غیر مسلح جنگوں اور تنازعات کے حل کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا عمیق جائزہ لیا جائے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے تناظر میں پرکھا جائے۔ اس تحقیق میں خاص توجہ اس امر پر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ کے مختلف مراحل میں ایسے تنازعات کو کس حکمت عملی کے ساتھ سلجھایا جو عسکری تصادم سے ہٹ کر سماجی، سیاسی، نظریاتی اور مذہبی نوعیت کے تھے۔ اس مقصد کے لیے درج ذیل طریقہ کار اپنایا گیا:

### مواد کی تلاش اور جمع آوری

تحقیقی عمل کا پہلا مرحلہ بنیادی مصادر کے انتخاب اور جمع آوری پر مشتمل تھا۔ قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کو بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کیا گیا، کیونکہ یہ اسلامی تعلیمات کی اصل اساس ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیرتِ نبوی ﷺ کی مستند کتب مثلاً:

- ابن ہشام، السیرۃ النبویہ
- الواقدی، کتاب المغازی
- ابن کثیر، البدایہ والنہایہ

کو بنیادی مراجع کے طور پر اختیار کیا گیا۔ اس کے علاوہ معتبر تفاسیر، احادیث کے مجموعے اور اسلامی تاریخ کی دیگر مستند کتب سے بھی استفادہ کیا گیا۔ ان تمام ماخذات کو اصل روایت کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ حقائق کی صحت اور تحقیقی پہلو برقرار رہے۔

### تحقیقی طریقہ کار

اس مطالعے میں بنیادی طور پر تحلیلی (Analytical) طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے ایسے اہم واقعات کو بطور کیس اسٹڈی شامل کیا گیا جن میں عسکری طاقت کے بجائے صلح، تدبر، حکمت اور مذاکرات کو فوقیت دی گئی۔ بالخصوص میثاقِ مدینہ اور صلح حدیبیہ کو مرکزی حیثیت دی گئی اور ان کے سیاسی و سماجی اثرات کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا۔ ان واقعات سے یہ واضح کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ایسے رہنما اصول متعین کیے جو آج بھی غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

### تقابلی و موازناتی تجزیہ

تحقیق کا ایک اہم پہلو اسلامی اصولوں اور نبوی حکمت عملیوں کا تقابلی مطالعہ تھا۔ اس مقصد کے لیے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے سفارتی و ثالثی کے طریقۂ کار کا تجزیہ کر کے انہیں اسلامی تعلیمات سے پرکھا گیا۔ اس تقابلی جائزے سے مماثلت اور فرق کے پہلو سامنے لائے گئے۔ مزید برآں، ضلع کوہاٹ کے مختلف طبقات سے سوالنامے کے ذریعے رائے لی گئی اور حاصل شدہ نتائج کو سائنسی و تکنیکی انداز میں تجزیہ کیا گیا۔

### صلح و مفاہمت پر مبنی تجزیہ

تحقیق میں یہ بھی دیکھا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے تنازعات کے حل میں کس حد تک صلح، درگزر، معافی اور عدل و انصاف جیسے اصولوں کو بروئے کار لایا۔ اس ضمن میں قرآن و حدیث کے نصوص اور عملی مثالوں کو بنیاد بنایا گیا۔ بطورِ خاص صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش کیا گیا، جس میں بظاہر سخت شرائط کو قبول کر کے طویل المدتی امن اور کامیابی کی راہ ہموار کی گئی۔

### دورِ حاضر میں اطلاق

اس تحقیق کا ایک اہم حصہ یہ تھا کہ اسلامی اصولوں کو موجودہ حالات میں کیسے لاگو کیا جا سکتا ہے۔ مسلم دنیا میں داخلی تنازعات، فرقہ وارانہ اختلافات اور بین المذاہب کشیدگی کے حل کے لیے نبوی حکمت عملی اور اسلامی سفارتکاری کے اصولوں کا اطلاق واضح کیا گیا۔ اس پہلو کو اجاگر کیا گیا کہ ماضی میں اپنائے گئے اسلامی طریقہ کار آج بھی بین الاقوامی سطح پر تنازعات کے حل اور قیامِ امن کے لیے موثر اور قابلِ عمل ہیں۔

### نتائج اور سفارشات

تحقیق کے آخری حصے میں حاصل شدہ نتائج کو مرتب کیا گیا اور ان کی روشنی میں سفارشات پیش کی گئیں۔ ان سفارشات میں یہ بات واضح کی گئی کہ مسلم ممالک کو داخلی و خارجی تنازعات کے حل کے لیے سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی لینی چاہیے۔ مزید یہ کہ بین الاقوامی سطح پر قیامِ امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں اسلامی اصول کس طرح مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ضلع کوہاٹ کے سروے سے حاصل شدہ اعداد و شمار کو شامل کر کے نتائج کو مزید مستحکم اور عملی بنیاد فراہم کی گئی۔

**نتائج(Results)**

**قرآنی و نبوی رہنمائی برائے غیر مسلح تنازعات**

اس تحقیق کے نتائج سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ قرآن و سنت نے غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے جامع اور ہمہ گیر اصولی بنیاد فراہم کی۔ قرآن مجید نے عدل، صلح، مشاورت اور رواداری کو بنیادی اصول قرار دیا جبکہ نبی کریم ﷺ نے ان اصولوں کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کر کے ایک لازوال نمونہ پیش فرمایا۔ ذیل میں ان اصولوں کی تفصیل جدول نمبر 1 میں دی گئی ہے۔

جدول نمبر 1: قرآنی و نبوی اصول برائے تنازعات کا حل

| اصولِ قرآنی / نبوی | وضاحت | عملی مثال | متنی حوالہ (اردو) |
|---|---|---|---|
| **عدل و انصاف** | قرآن نے واضح کیا کہ انصاف ہی تنازعات کے حل کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ہر فریق کے ساتھ غیر جانبداری اختیار کرنا اور ذاتی یا گروہی مفاد سے بالاتر ہو کر فیصلے کرنا قرآن کا اصول ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی سیرت میں ہمیشہ عدل و انصاف کی روش اپنائی۔ | **صلح حدیبیہ** میں بظاہر مسلمانوں کو کمزور شرائط پر معاہدہ قبول کرنا پڑا، لیکن یہ عدل و حکمت پر مبنی فیصلہ تھا جس نے مستقبل میں امن اور اسلام کی ترویج کے دروازے کھولے۔ | ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ﴾ (النساء: 135)؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج2، ص318۔ |
| **صلح و امن** | قرآن نے قتال کے بجائے صلح کو ترجیح دینے کا اصول دیا۔ تنازعات کے حل میں جہاں ممکن ہو معاہدہ اور امن کو فوقیت دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی بارہا امن قائم رکھنے کو جنگ پر ترجیح دی۔ | **میثاقِ مدینہ** میں مختلف قبائل اور مذاہب کے ساتھ پر امن بقائے باہمی پر مبنی معاہدہ کیا گیا، جو غیر مسلح تنازعات کے حل کا بہترین نمونہ ہے۔ | ﴿وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ (الأنفال: 61)؛ الواقدی، کتاب المغازی، ج 1، ص52۔ |
| **مشاورت** | قرآن نے معاملات میں مشاورت کو لازمی قرار دیا تاکہ فیصلے اجتماعی دانش پر مبنی ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی بڑے معاملات میں ہمیشہ صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا۔ | **غزوہ بدر** اور **غزوہ احد** میں آپ ﷺ نے اپنی رائے کے باوجود صحابہ کے مشورے کو ترجیح دی، جو غیر مسلح تنازعات کے حل میں شوریٰ کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ | ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوری: 38)؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج 3، ص 239۔ |
| **رواداری** | قرآن نے مذہبی و سماجی رواداری کو تنازعات کے خاتمے کا ذریعہ قرار دیا۔ دوسرے مذاہب اور فرقوں کے ساتھ مکالمہ اور برداشت کے رویے پر زور دیا گیا۔ نبی کریم | **اہلِ نجران کے وفد** کے ساتھ مکالمہ اس بات کی روشن مثال ہے کہ آپ ﷺ نے مذہبی اختلاف کے باوجود ان کے ساتھ تحمل و برداشت کا مظاہرہ کیا۔ | ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ (البقرۃ: 256)؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج2، ص574۔ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| | صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی زندگی میں اس کی مثالیں پیش کیں۔ | | |

**میثاقِ مدینہ: ایک سماجی و سیاسی ماڈل**

میثاقِ مدینہ اسلامی تاریخ کا پہلا تحریری معاہدہ تھا جس نے مدینہ کی مختلف مذہبی، نسلی اور قبائلی برادریوں کو ایک ہی قانونی اور معاہداتی فریم ورک میں پرو دیا۔ اس معاہدے نے شہریوں کے درمیان مساوات، رواداری، مذہبی آزادی اور اجتماعی سلامتی کو یقینی بنایا۔ اس کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ غیر عسکری تنازعات کے حل کے لیے ایک واضح قانونی و معاہداتی ڈھانچے کی ضرورت ہے جو سب کے لیے یکساں ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں اوس و خزرج کے قبائل کے درمیان پرانی دشمنیاں موجود تھیں، یہودی قبائل اپنی علیحدہ سماجی شناخت رکھتے تھے، جبکہ مختلف مذہبی گروہ بھی اپنی روایات پر عمل پیرا تھے۔ ایسے حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا معاہدہ تشکیل دیا جس نے سب کو پر امن بقائے باہمی کے اصول پر جمع کر دیا (جدول نمبر 2)۔

جدول نمبر 2: میثاقِ مدینہ کے اہم نکات

| دفعہ / شق | مقصد | نتیجہ | حوالہ |
|---|---|---|---|
| سب کو برابر حقوق دینا | شہریوں کے درمیان مساوات اور برابری قائم کرنا۔ یہ معاہدہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ مدینہ کے تمام باشندوں پر لاگو تھا۔ | معاشرتی ہم آہنگی اور امتیازات کے خاتمے کا سبب بنا۔ ہر شہری کو برابر حقوق ملے۔ | ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج 1، ص 502۔ |
| ایک دوسرے کے دفاع میں تعاون | مدینہ کو بیرونی حملوں اور دشمنوں کے خلاف مشترکہ دفاع کا حق دار قرار دینا۔ ہر قبیلہ اور گروہ دفاعی ذمہ داری میں شریک ہوا۔ | مدینہ کی اجتماعی سلامتی یقینی ہوئی اور باہمی اتحاد مضبوط ہوا۔ | الواقدی، کتاب المغازی، ج 1، ص 72۔ |
| مذہبی آزادی کی ضمانت | ہر مذہب کے ماننے والوں کو اپنی عبادات اور مذہبی رسومات کی آزادی دی گئی۔ کسی پر زبردستی مذہب بدلنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ | مذہبی برداشت اور رواداری کو فروغ ملا، مذہبی تنازعات کی روک تھام ہوئی۔ | القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 256؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج 3، ص 223۔ |
| باہمی مشاورت | اجتماعی معاملات میں مشاورت کو بنیادی اصول بنایا گیا تاکہ سب فریقین اپنی رائے شامل کر سکیں۔ | اختلافات اور تنازعات کا پر امن حل ممکن ہوا اور فیصلوں میں شراکت داری قائم ہوئی۔ | القرآن، سورۃ الشوریٰ، آیت 38؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج 1، ص 504 |

میثاقِ مدینہ نے اسلامی معاشرت کو ایک نیا سماجی و سیاسی ڈھانچہ فراہم کیا۔ اس معاہدے سے یہ اصول سامنے آئے کہ:

قانون سب کے لیے برابر ہو — خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، شہری حقوق سب کو مساوی طور پر ملنے چاہئیں۔ سلامتی اور تحفظ اجتماعی ذمہ داری ہے — مدینہ کے سب گروہ ایک دوسرے کے دفاع کے ضامن بنے۔ مذہبی رواداری سماجی ہم آہنگی کی بنیاد ہے — کسی کو مذہب بدلنے پر مجبور نہ کیا گیا بلکہ سب کو مذہبی آزادی دی گئی۔ مشاورت تنازعات کے پر امن حل کا ذریعہ ہے — اجتماعی فیصلوں میں سب کو شامل کرنے سے اختلافات کم ہوئے۔ اس معاہدے کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ میثاقِ مدینہ نہ صرف

اسلامی تاریخ کا پہلا آئینی و سیاسی منشور تھا بلکہ یہ ایک ایسا مثالی ماڈل بھی تھا جس نے غیر عسکری تنازعات کو ختم کر کے مختلف قوموں اور مذاہب کو ایک پر امن سماجی وحدت میں تبدیل کر دیا۔

**صلح حدیبیہ: صبر و تدبر کی حکمت**

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ صلح حدیبیہ بظاہر مسلمانوں کے لیے ایک مشکل اور کٹھن معاہدہ تھا کیونکہ اس میں ایسی شرائط بھی شامل تھیں جو وقتی طور پر مسلمانوں کے حق میں سخت اور بظاہر نقصان دہ دکھائی دیتی تھیں۔ تاہم، نبی اکرم ﷺ نے جذبات کے بجائے صبر، حکمت اور تدبر سے کام لیا اور اس معاہدے کو قبول فرمایا۔ اس صبر و تدبر کے نتیجے میں یہ صلح طویل المیعاد اعتبار سے نہ صرف مسلمانوں کے لیے سیاسی استحکام کا باعث بنی بلکہ اسلام کی دعوت کے دروازے بھی کھل گئے۔ چند ہی برسوں میں وہ لوگ جو دشمنی پر قائم تھے، اسلام کے قریب آنے لگے (جدول نمبر 3)۔

جدول نمبر 3: صلح حدیبیہ سے حاصل ہونے والے اسباق

| پہلو | وضاحت | عملی نتیجہ | حوالہ |
|---|---|---|---|
| معاہدات کا احترام | نبی اکرم ﷺ نے سخت اور بظاہر یک طرفہ شرائط کے باوجود معاہدے پر دستخط فرمائے تاکہ امن قائم ہو۔ یہ رویہ اس بات کا ثبوت تھا کہ اسلامی اصولوں میں وعدہ پورا کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ | مسلمانوں نے اخلاقی برتری حاصل کی اور دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اسلام امن اور معاہدات کے احترام کو اولین حیثیت دیتا ہے۔ | ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج2، ص 318۔ |
| فوری نقصان برداشت کرنا | صلح نامہ میں کئی شرائط وقتی طور پر نقصان دہ معلوم ہوئیں (جیسے کہ مکہ میں موجود مسلمانوں کی واپسی کی شرط) لیکن آپ ﷺ نے طویل مدتی فائدے کو سامنے رکھ کر ان کو قبول کیا۔ | مسلمانوں نے وقتی نقصان کو برداشت کیا لیکن اس سے اسلام کے لیے دعوت کے دروازے کھل گئے اور دشمن کے دل نرم ہوئے۔ | الواقدی، کتاب المغازی، ج2، ص603۔ |
| صبر و حکمت | عسکری تصادم کی بجائے صبر و حکمت کو ترجیح دی گئی۔ اگرچہ صحابہ کرامؓ جذباتی طور پر جنگ کے لیے تیار تھے لیکن آپ ﷺ نے حکمت اور صبر سے انہیں روکا۔ | اس رویے کے نتیجے میں اسلام کی دعوت امن کے ماحول میں تیزی سے پھیلی اور دشمن بھی اس کی طرف مائل ہوئے۔ | القرآن، سورۃ الفتح، آیت 1؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج4، ص183۔ |
| مذاکرات کی طاقت | صلح حدیبیہ نے یہ بھی واضح کیا کہ دشمن کو بھی مذاکرات کی میز پر لایا جا سکتا ہے اور امن قائم کرنے کے لیے معاہدات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ | مسلمانوں کو سیاسی استحکام ملا اور بعد کے برسوں میں اسلام کی پوزیشن مضبوط ہوئی، یہاں تک کہ مکہ بغیر خونریزی کے فتح ہوا۔ | الطبری، تاریخ الامم والملوک، ج2، ص644۔ |

صلح حدیبیہ نے یہ حقیقت واضح کی کہ اسلام جذبات کے بجائے عقل، حکمت اور صبر کو ترجیح دیتا ہے۔ بظاہر مسلمانوں کے لیے یہ معاہدہ ایک وقتی نقصان کی صورت تھا، مگر طویل المیعاد اعتبار سے یہ عظیم کامیابی میں تبدیل ہوا۔ اس واقعے نے یہ بھی ثابت کیا کہ امن معاہدات کی پاسداری اسلام کے بنیادی اخلاقی اصولوں میں شامل ہے اور اسلام جنگ کے بجائے مذاکرات اور سفارتکاری کو زیادہ پائیدار نتائج کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے صلح حدیبیہ کو "فتح مبین" قرار دیا (الفتح: 1)۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اگر تنازعات کے حل کے لیے صبر و تدبر اور حکمتِ عملی سے کام لیا جائے تو بڑے سے بڑا اختلاف بھی امن اور خیر کے ساتھ ختم کیا جا سکتا ہے۔

**عدل و انصاف کی بنیاد پر تنازعات کا حل**

اسلامی تعلیمات میں عدل و انصاف کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" (النحل:90)۔

یعنی اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ یہی اصول نبی کریم ﷺ نے اپنی سیرتِ مبارکہ میں ہر موقع پر عملی طور پر ثابت کیا۔ آپ ﷺ نے تنازعات کے حل میں کبھی تعصب، قومیت یا ذاتی مفاد کو شامل نہ ہونے دیا بلکہ غیر جانبداری اور عدل کے اصولوں پر فیصلے فرمائے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے فیصلے مخالفین کے لیے بھی قابلِ قبول ہوتے تھے۔ اسلامی تاریخ کی متعدد مثالیں اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ عدل و انصاف پر مبنی فیصلے ہی پائیدار امن اور سماجی ہم آہنگی کے ضامن بنتے ہیں۔

جب مکہ کے قبائل میں حجرِ اسود کو خانہ کعبہ میں نصب کرنے کے معاملے پر جھگڑا ہوا تو آپ ﷺ نے ایسا حل پیش کیا جس میں سب کو شریک کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ایک کپڑے پر حجرِ اسود رکھ کر ہر قبیلے کے سردار کو کپڑا اٹھانے میں شریک کیا اور پھر خود اپنے دستِ مبارک سے اسے نصب فرمایا۔ اس فیصلے نے خون خرابے سے بچایا اور عدل و حکمت کی عملی مثال قائم کی (ابن ہشام، السیرۃ النبویہ)۔

مدینہ میں یہودی قبائل کے ساتھ کئی مواقع پر سماجی و سیاسی اختلافات پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان تنازعات کو معاہدات اور ثالثی کے ذریعے سلجھایا، جس سے وقتی امن قائم ہوا اور معاشرہ خانہ جنگی سے بچ گیا (طبری، تاریخ الامم والملوک)۔

عائلی معاملات اور میراث کے تنازعات میں بھی آپ ﷺ نے کبھی کسی کو بلاوجہ ترجیح نہ دی بلکہ قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق عدل پر مبنی فیصلے فرمائے۔ ان فیصلوں نے معاشرتی انصاف کے نظام کو مضبوط کیا اور افراد میں اعتماد قائم کیا (صحیح بخاری، کتاب الفرائض) (جدول نمبر 4)

**جدول نمبر 4: نبوی فیصلوں میں انصاف کی مثالیں۔**

| کیس اسٹڈی | تنازعہ | فیصلہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| حجرِ اسود کی تنصیب | قبائل کا جھگڑا | سب کو شریک کیا | اجتماعی قبولیت اور ہم آہنگی پیدا ہوئی |
| یہودی قبائل کے ساتھ جھگڑے | سماجی و سیاسی تنازعات | معاہدات و ثالثی | وقتی امن قائم ہوا اور کشیدگی کم ہوئی |
| میراث و عدالتی معاملات | عائلی تنازعات | اصولی عدل پر مبنی فیصلے | انصاف کا نظام مستحکم ہوا اور اعتماد پیدا ہوا |

**بین المذاہب تعلقات اور رواداری**

تحقیق کے دوران یہ حقیقت واضح ہوئی کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ مذہبی اختلافات کے باوجود دوسروں کے ساتھ رواداری، احترام اور انصاف پر مبنی تعلقات قائم کیے۔ آپ ﷺ نے مکالمہ، دلیل اور معاہدات کے ذریعے ایسے تعلقات کی بنیاد رکھی جنہوں نے سماج کو پرامن بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اہلِ نجران کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے نہ صرف ان کے سوالات کے جوابات صبر و حکمت سے دیے بلکہ انہیں اپنی عبادت کے لیے مسجد نبوی میں جگہ فراہم کی (ابن ہشام، 1990: ج 1، ص

575)۔اسی طرح یہودی قبائل کے ساتھ آپ ﷺ نے سیاسی اور سماجی معاہدات قائم کیے،اور مشرکین مکہ کے ساتھ صلح حدیبیہ کے ذریعے ایک ایسا فریم ورک بنایا جس نے اسلام کی دعوت کو امن وامان کے ماحول میں آگے بڑھنے کا موقع دیا(جدول نمبر5)۔

**جدول نمبر5:بین المذاہب تعلقات میں نبوی حکمت عملی**

| موقع | فریقین | طریقہ | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| اہل نجران کا وفد | مسلمان وعیسائی | مکالمہ ودلیل | پرامن تعلقات اور مذہبی آزادی(ابن ہشام،1990:ج1،ص575) |
| یہودی قبائل | مذہبی وسیاسی | معاہدات | وقتی امن اور معاشرتی ہم آہنگی(طبری،1967:ج2،ص356) |
| مشرکین مکہ | مذہبی وسیاسی | صلح ومعاہدہ | اسلام کے فروغ کی راہ ہموار(بخاری،2002:کتاب الشروط،حدیث2731) |

**معاصر دنیا کے لیے رہنمائی**

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ نبی کریم ﷺ کی غیر مسلح تنازعات کے حل کی حکمت عملی نہ صرف اپنے وقت میں کامیاب رہی بلکہ آج کے جدید دور میں بھی اسی طرح قابل اطلاق ہے۔آپ ﷺ نے صلح،مشاورت،عدل اور رواداری جیسے اصولوں کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کیا،جو بین الاقوامی تعلقات اور جدید عالمی سیاست کے لیے آج بھی نمونہ ہیں۔

جدید معاشروں میں بین الاقوامی معاہدات(International Treaties)،مذاکرات(Negotiations)،بین المذاہب مکالمہ (Interfaith Dialogue) اور انصاف پر مبنی فیصلے انہی نبوی اصولوں کی عکاسی کرتے ہیں۔اگر آج کی دنیا میثاقِ مدینہ کے سماجی معاہدے اور صلح حدیبیہ کی حکمت عملی کو اپنائے تو غیر مسلح تنازعات میں نمایاں کمی لائی جاسکتی ہے(جدول نمبر6)۔

جدول نمبر6:نبوی حکمت عملی اور معاصر دنیا میں اطلاق

| نبوی اصول | معاصر دنیا میں اطلاق | متوقع فائدہ |
|---|---|---|
| صلح ومعاہدات | بین الاقوامی امن معاہدے | جنگوں اور عسکری تنازعات میں کمی(حمید اللہ،1980:ص245) |
| رواداری | بین المذاہب مکالمہ | سماجی ہم آہنگی اور باہمی احترام(ابن ہشام،1990:ج1،ص575) |
| عدل وانصاف | عالمی تنازعات میں ثالثی | پائیدار امن اور اعتماد(طبری،1967:ج2،ص356) |
| مشاورت | جمہوری نظام اور اجتماعی فیصلہ سازی | عوامی شراکت اور استحکام(بخاری،2002:کتاب الاحکام،حدیث7137) |

**ضلع کوہاٹ کے مختلف عمر کے لوگوں کے سروے کے نتائج**

یہ جائزہ ایک سروے کے نتائج پر مبنی ہے جس کا مقصد شرکاء کی غیر مسلح جنگوں(جیسے معاشی،سفارتی،نفسیاتی اور ثقافتی تنازعات)کے بارے میں آگاہی اور رائے کا تجزیہ کرنا تھا۔سروے میں کل 155 افراد نے حصہ لیا۔ذیل میں عمر اور تعلیم کے لحاظ سے نتائج کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔

**عمر کے گروپ کے لحاظ سے نتائج**

شرکاء کی عمر کو پانچ گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ 25 سے 30 سال اور 31 سے 40 سال کے گروپس میں سب سے زیادہ شرکاء شامل تھے۔

**1. غیر مسلح جنگ کی اقسام:** (Types of Non-Armed Warfare)

شرکاء سے پوچھا گیا کہ مسلم دنیا اس وقت کن اقسام کی غیر مسلح جنگوں کا سامنا کر رہی ہے۔ سب سے زیادہ افراد نے **معاشی پابندیوں** (Economic Sanctions) کو سب سے بڑا چیلنج قرار دیا۔ 25 سے 30 سال کی عمر کے 23 افراد اور 31 سے 40 سال کی عمر کے 20 افراد نے اس option کو منتخب کیا۔ **سفارتی تنازعات** (Diplomatic Conflicts) اور **نفسیاتی جنگ** (Psychological Warfare) بھی نمایاں طور پر اہم سمجھے گئے۔

**2. غیر مسلح جنگوں کی خطرناکی:** (Perceived Danger of Non-Armed Warfare)

ایک اہم سوال یہ تھا کہ کیا غیر مسلح جنگیں روایتی جنگوں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ 31 سے 40 سال کی عمر کے گروپ نے سب سے زیادہ واضح طور پر "ہاں" میں جواب دیا (23 افراد)، جبکہ اسی گروپ کے 20 افراد نے "کسی حد تک" خطرناک قرار دیا۔ اس کے برعکس، 25 سے 30 سال کے گروپ کی رائے تقسیم تھی، جہاں 16 نے "ہاں"، 19 نے "کسی حد تک"، اور 19 نے "نہیں" جواب دیا۔

**3. تنازعات کے حل کی حکمت عملی:** (Effective Conflict Resolution Strategies)

تنازعات کو حل کرنے کے لیے سب سے مؤثر حکمت عملی کے بارے میں پوچھا گیا۔ **عالمی سطح پر مثبت بیانیے کی ترویج** (Promoting a Positive Global Narrative) 31 سے 40 سال کے گروپ میں سب سے مقبول رہی (21 افراد)۔ **مسلم ممالک کے سفارتی اتحاد** (Diplomatic Alliance of Muslim Countries) کو 25 سے 30 سال کے 18 اور 31 سے 40 سال کے 19 افراد نے منتخب کیا۔ **اقوام متحدہ میں مؤثر نمائندگی** (Effective Representation at the UN) بھی دونوں گروپس میں یکساں طور پر 16-16 افراد کی پسندیدہ حکمت عملی رہی۔

**4. سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات کا طریقہ کار:** (Method of Teaching Seerah)

نوجوان نسل میں شعور بیدار کرنے کے لیے، سیرت النبی ﷺ کو پڑھانے کے بہترین طریقے کے بارے میں پوچھا گیا۔ سب سے زیادہ شرکاء، خاص طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد، نے **اسلامی بین الاقوامی قانون کے مطالعے** (Study of Islamic International Law) کو ترجیح دی (41 افراد)۔ **عصری تناظر میں تجزیاتی مطالعہ** (Analytical Study in a Contemporary Context) کو بھی 22 افراد نے منتخب کیا، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ شرکاء جدید تقاضوں کے مطابق دینی تعلیم میں تبدیلی چاہتے ہیں۔

**5. صلح حدیبیہ کی حکمت عملی:** (Strategic Lesson from Treaty of Hudaybiyyah)

صلح حدیبیہ کو غیر مسلح حکمت عملی کے طور پر دیکھا جائے تو، 25 سے 30 سال کے گروپ کے 26 افراد نے اسے ایک **طویل المدتی حکمت عملی** (Long-Term Strategy) قرار دیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شرکاء مسلم قیادت کو دور اندیشی سے کام لینے کی تلقین کر رہے ہیں۔

**6. میثاق مدینہ کی relevance:** (Relevance of Charter of Medina)

میثاق مدینہ کی کون سی شق آج کے بین الاقوامی تعلقات کے لیے سب سے زیادہ کارآمد ہے؟ اس سوال پر **اجتماعی سلامتی** (Collective Security) (43 افراد) اور **عدل و مساوات کا نفاذ** (Implementation of Justice and Equality) (37 افراد) کو سب سے زیادہ ووٹ ملے۔ یہ واضح اشارہ ہے کہ شرکاء ایک منصفانہ اور محفوظ بین الاقوامی نظام کے خواہاں ہیں۔

**7. رکاوٹیں:** (Obstacles)

مسلم دنیا کے سب سے بڑے مسائل کے بارے میں پوچھا گیا۔ سب سے بڑی رکاوٹ کے طور پر **میڈیا پر اثر رسوخ کی کمی** (Lack of Influence Over Media) (41 افراد) سامنے آئی۔ **امت کی داخلی تقسیم** (Internal Division of the Ummah) اور **قیادت کا فقدان** (Lack of

(Leadership) دونوں ہی 35-35 افراد کی رائے میں اہم رکاوٹیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ شرکاء کے خیال میں مسائل کا بنیادی سبب بیرونی دباؤ سے زیادہ اندرونی کمزوریاں ہیں (جدول نمبر 7)۔

**جدول نمبر 7۔ غیر مسلح جنگ و تنازعات کے فہم سے متعلق مختلف لوگوں کی آراء**

| **غیر مسلح جنگ و تنازعات کی اقسام** | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عمر | ثقافتی محاذ آرائی | ثقافتی محاذ آرائی | اقتصادی پابندیاں | سفارتی تنازعات | نفسیاتی جنگ |
| <25 | 2(1.29) | 4(2.58) | 6(3.87) | 6(3.87) | 4(2.58) |
| 25 to 30 | 0(0) | 16(10.32) | 23(14.84) | 19(12.26) | 7(4.52) |
| 31 to 40 | 0(0) | 17(10.97) | 20(12.9) | 16(10.32) | 8(5.16) |
| 41 to 45 | 0(0) | 2(1.29) | 2(1.29) | 1(0.65) | 0(0) |
| > 40 | 0(0) | 1(0.65) | 0(0) | 0(0) | 0(0) |
| کیا آپ سمجھتے ہیں کہ غیر مسلح جنگیں موجودہ دور میں عسکری جنگوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہی ہیں | | | | | |
| عمر | جی ہاں | نہیں | کسی حد تک | معلوم نہیں | |
| <25 | 7(4.52) | 9(5.81) | 5(3.23) | 1(0.65) | |
| 25 to 30 | 16(10.32) | 19(12.26) | 19(12.26) | 11(7.1) | |
| 31 to 40 | 23(14.84) | 11(7.1) | 20(12.9) | 7(4.52) | |
| 41 to 45 | 0(0) | 2(1.29) | 3(1.94) | 0(0) | |
| آپ کے خیال میں موجودہ مسلم دنیا کن غیر مسلح جنگی ہتھکنڈوں کا زیادہ سامنا کر رہی ہے | | | | | |
| عمر | فکری و نظریاتی حملے | سفارتی تنہائی | اقتصادی دباؤ | میڈیا پروپیگنڈہ | دیگر |
| <25 | 4(7.74) | 5(9.68) | 7(10.97) | 6(13.55) | 0(0) |
| 25 to 30 | 12(9.03) | 15(5.81) | 17(12.9) | 21(11.61) | 0(0) |
| 31 to 40 | 14(0.65) | 9(0) | 20(1.29) | 18(1.29) | 0(0) |
| 41 to 45 | 1(0) | 0(0) | 2(0.65) | 2(0) | 0(0) |
| > 40 | 0(0) | 0(0) | 1(0) | 0 | 0(0) |
| آپ کے خیال میں تعلیمی اداروں میں سیرت النبی ﷺ کی تدریس کس انداز میں ہونی چاہیے تاکہ نوجوانوں کو غیر مسلح جنگی ہتھکنڈوں کا شعور ملے؟ | | | | | |
| عمر | اسلامی بین الاقوامی قانون کا مطالعہ | عملی ورکشاپس اور سیمینارز | عصری تناظر میں تجزیاتی مطالعہ | دیگر | |
| <25 | 9(11.61) | 5(13.55) | 3(7.74) | 5(9.03) | |
| 25 to 30 | 18(13.55) | 21(10.97) | 12(5.81) | 14(7.74) | |
| 31 to 40 | 21(0.65) | 17(0) | 9(1.29) | 12(1.29) | |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 41 to 45 | 1(0) | 0(0) | 2(0.65) | 2(0) | |
| > 40 | 0(0) | 0(0) | 1(0) | 0(0) | |
| صلحِ حدیبیہ آپ کی نظر میں غیر مسلح جنگی حکمتِ عملی کا کون سا پہلو اجاگر کرتی ہے؟ | | | | | |
| عمر | وقتی مصلحت کے تحت فیصلہ | دشمن کی شرائط کے باوجود امن قائم کرنا | طویل المدتی حکمتِ عملی | دیگر | |
| <25 | 7(10.32) | 7(5.16) | 2(16.77) | 5(7.1) | |
| 25 to 30 | 16(7.74) | 8(8.39) | 26(9.68) | 11(9.68) | |
| 31 to 40 | 12(1.29) | 13(1.29) | 15(0.65) | 15(0) | |
| 41 to 45 | 2(0.65) | 2(0) | 1(0) | 0(0) | |
| > 40 | 1(0) | 0(0) | 0(0) | 0(0) | |
| میثاقِ مدینہ کی کون سی شقیں موجودہ بین الاقوامی تعلقات میں عملی رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں؟ | | | | | |
| عمر | اقوام و مذاہب کے باہمی حقوق و فرائض | عدل و مساوات کا نفاذ | اجتماعی سلامتی کی ضمانت | اقوام و مذاہب کے باہمی حقوق و فرائض | |
| <25 | 3(7.74) | 6(10.97) | 9(13.55) | 4(9.68) | |
| 25 to 30 | 12(7.74) | 17(14.19) | 21(11.61) | 15(5.81) | |
| 31 to 40 | 12(1.94) | 22(0.65) | 18(0.65) | 9(0) | |
| 41 to 45 | 3(0) | 1(0) | 1(0.65) | 0(0) | |
| > 40 | 0(0) | 0(0) | 1(0) | 0(0) | |
| مسلم دنیا غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے نبوی حکمت عملیوں کو اپنانے میں کن بنیادی رکاوٹوں کا سامنا کر رہی | | | | | |
| عمر | دیگر | عالمی طاقتوں کا دباؤ | میڈیا پر اثر و رسوخ کی کمی | قیادت کا فقدان | امت کی داخلی تقسیم |
| <25 | 0(0) | 3(9.03) | 10(14.84) | 4(9.03) | 5(9.03) |
| 25 to 30 | 0(0) | 14(7.1) | 23(9.03) | 14(14.84) | 14(8.39) |
| 31 to 40 | 0(0) | 11(0) | 14(0.65) | 23(1.29) | 13(1.29) |
| 41 to 45 | 0(0) | 0(0) | 1(0.65) | 2(0) | 2(0) |
| > 40 | 0(0) | 0(0) | 1(0) | 0(0) | 0(0) |
| آپ کے خیال میں غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے درج ذیل میں سے کون سی حکمتِ عملی سب سے زیادہ مؤثر ہے؟ | | | | | |
| عمر | عوامی بیداری مہمات | اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر مؤثر نمائندگی | مسلم ممالک کا سفارتی اتحاد | عالمی سطح پر مثبت بیانیہ کی ترویج | |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| <25 | 4(9.68) | 5(10.32) | 3(11.61) | 10(10.32) |
| 25 to 30 | 15(3.23) | 16(10.32) | 18(12.26) | 16(13.55) |
| 31 to 40 | 5(0) | 16(1.94) | 19(0.65) | 21(0.65) |
| 41 to 45 | 0(0.65) | 3(0) | 1(0) | 1(0) |
| > 40 | 1(0) | 0(0) | 0(0) | 0(0) |

**تعلیمی سطح کے لحاظ سے نتائج**

اس جدول سے ظاہر ہوتا ہے کہ سروے میں حصہ لینے والے 125 افراد (یعنی اکثریت) **ماسٹرز ڈگری (Master's Degree)** کے حامل تھے۔ اس لیے پورے سروے کے مجموعی نتائج پر اس گروپ کے خیالات کا غلبہ نظر آتا ہے۔

ماسٹر ز ڈگری رکھنے والے شرکاء کی رائے عمر والے جدول میں بیان کردہ نتائج سے ملتی جلتی ہے۔ انہوں نے بھی **معاشی پابندیوں (43 افراد)** اور **سفارتی تنازعات (35 افراد)** کو سب سے بڑا خطرہ قرار دیا۔ ان میں سے 37 افراد غیر مسلح جنگوں کو "ہاں "خطرناک اور " 36 کسی حد تک "خطرناک سمجھتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں، انہوں نے **اسلامی بین الاقوامی قانون (41 افراد)** اور **عصری تجزیاتی مطالعے (22 افراد)** کو سیرت پڑھانے کے بہترین طریقے مانے۔ رکاوٹوں میں ان کا مؤقف بھی وہی تھا: **میڈیا پر اثر رسوخ کی کمی (41 افراد)**، **امت کی داخلی تقسیم (35 افراد)**، اور **قیادت کا فقدان (35 افراد)**۔

چونکہ دیگر تعلیمی گروپس (جیسے بیچلرز، ایم فل، پی ایچ ڈی) میں شرکاء کی تعداد بہت کم (5 سے 15) ہے، اس لیے ان کے نتائج کو کوئی واضح رجحان قرار دینا مشکل ہے۔ ان کی انفرادی رائیں موجود ہیں لیکن وہ overall نتائج پر حاوی نہیں ہیں۔ (جدول نمبر 8 تا جدول نمبر 15)۔

اس سروے کے نتائج سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں غیر مسلح جنگوں کے بارے میں نہ صرف واضح آگاہی موجود ہے بلکہ وہ ان کو عصر حاضر میں ایک بڑی حقیقت کے طور پر تسلیم بھی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک معاشی جنگ موجودہ دور کا سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے، جو ریاستوں کی خود مختاری اور ترقی پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ مزید بر آں، مسلم دنیا کی اندرونی کمزوریاں جیسے امت کی تقسیم، قیادت کا فقدان اور ذرائع ابلاغ میں کمزور پوزیشن کو بیرونی دباؤ سے زیادہ سنگین مسئلہ تصور کیا جاتا ہے۔ سروے میں یہ رجحان بھی نمایاں ہوا کہ شرکاء دینی تعلیم کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ بین الاقوامی قوانین اور عملی حکمت عملیوں کی تعلیم پر خصوصی زور دیا جائے تاکہ نوجوان نسل عصر حاضر کے چیلنجز سے بہتر طور پر نمٹ سکے۔ اسی طرح اسلامی تاریخ کے اہم واقعات مثلاً صلح حدیبیہ اور میثاق مدینہ سے دور اندیشی، انصاف اور اجتماعی تحفظ جیسے اصولوں کو عصر حاضر میں فروغ دینے پر زور دیا گیا تاکہ مسلم معاشرے داخلی و خارجی سطح پر زیادہ مضبوط اور مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

جدول نمبر 8۔ تعلیمی قابلیت اور غیر مسلح جنگی اقسام

| **تعلیمی قابلیت** | ثقافتی محاذ آرائی | ثقافتی محاذ آرائی | اقتصادی پابندیاں | سفارتی تنازعات | نفسیاتی جنگ |
|---|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 0(0) | 1(0.65) | 2(1.29) | 2(1.29) | 0(0) |
| ایف۔اے | 1(0.65) | 3(1.94) | 0(0) | 1(0.65) | 1(0.65) |
| ایم۔فل | 1(0.65) | 4(2.58) | 6(3.87) | 2(1.29) | 2(1.29) |
| ماسٹرز | 0(0) | 31(20) | 43(27.74) | 35(22.58) | 15(9.68) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 0(0) | 1(0.65) | 0(0) | 2(1.29) | 1(0.65) |

جدول نمبر9۔ غیر مسلح جنگوں کی سنگینی کے بارے میں رائے

| **تعلیمی قابلیت** | معلوم نہیں | نہیں | کسی حد تک | جی ہاں |
|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 1(0.65) | 1(0.65) | 2(1.29) | 1(0.65) |
| ایف۔اے | 0(0) | 2(1.29) | 1(0.65) | 3(1.94) |
| ایم۔فل | 2(1.29) | 3(1.94) | 6(3.87) | 4(2.58) |
| ماسٹرز | 16(10.32) | 35(22.58) | 36(23.23) | 37(23.87) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 0(0) | 1(0.65) | 2(1.29) | 1(0.65) |

جدول نمبر10: مسلم دنیا کو درپیش غیر مسلح جنگی ہتھکنڈے

| **تعلیمی قابلیت** | فکری و نظریاتی حملے | سفارتی تنہائی | اقتصادی دباؤ | میڈیا پروپیگنڈہ |
|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count |
| | 1(0.65) | 1(0.65) | 1(0.65) | 2(1.29) |
| بی۔اے | 1(0.65) | 2(1.29) | 2(1.29) | 1(0.65) |
| ایف۔اے | 3(1.94) | 3(1.94) | 5(3.23) | 4(2.58) |
| ایم۔فل | 26(16.77) | 21(13.55) | 38(24.52) | 39(25.16) |
| ماسٹرز | 0(0) | 2(1.29) | 1(0.65) | 1(0.65) |

جدول نمبر11: صلح حدیبیہ اور غیر مسلح جنگی حکمت عملی

| **تعلیمی قابلیت** | دیگر | دشمن کی شرائط کے باوجود امن قائم کرنا | طویل المدتی حکمتِ عملی | وقتی مصلحت کے تحت فیصلہ |
|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 1(0.65) | 1(0.65) | 3(1.94) | 0(0) |
| ایف۔اے | 0(0) | 1(0.65) | 1(0.65) | 4(2.58) |
| ایم۔فل | 5(3.23) | 1(0.65) | 4(2.58) | 3(1.94) |
| ماسٹرز | 23(14.84) | 26(16.77) | 35(22.58) | 31(20) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 2(1.29) | 1(0.65) | 1(0.65) | 0(0) |

جدول نمبر 12: میثاقِ مدینہ اور موجودہ بین الاقوامی تعلقات میں رہنمائی

| تعلیمی قابلیت | اقوام و مذاہب کے باہمی حقوق و فرائض | عدل و مساوات کا نفاذ | اجتماعی سلامتی کی ضمانت | اقوام و مذاہب کے باہمی حقوق و فرائض |
|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 1(0.65) | 1(0.65) | 1(0.65) | 2(1.29) |
| ایف۔اے | 2(1.29) | 2(1.29) | 1(0.65) | 1(0.65) |
| ایم۔فل | 3(1.94) | 5(3.23) | 5(3.23) | 2(1.29) |
| ماسٹرز | 23(14.84) | 37(23.87) | 43(27.74) | 21(13.55) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 1(0.65) | 1(0.65) | 0(0) | 2(1.29) |

جدول نمبر 13: نبوی حکمت عملی اپنانے میں مسلم دنیا کو درپیش رکاوٹیں

| تعلیمی قابلیت | عالمی طاقتوں کا دباؤ | میڈیا پر اثر و رسوخ کی کمی | قیادت کا فقدان | امت کی داخلی تقسیم |
|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 4(2.58) | 0(0) | 0(0) | 1(0.65) |
| ایف۔اے | 0(0) | 3(1.94) | 1(0.65) | 2(1.29) |
| ایم۔فل | 1(0.65) | 5(3.23) | 4(2.58) | 5(3.23) |
| ماسٹرز | 22(14.19) | 41(26.45) | 35(22.58) | 26(16.77) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 1(0.65) | 0(0) | 3(1.94) | 0(0) |

جدول نمبر 14: غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے مؤثر حکمت عملی

| | آپ کے خیال میں غیر مسلح تنازعات کے حل کے لیے درج ذیل میں سے کون سی حکمتِ عملی سب سے زیادہ مؤثر ہے؟ | | | |
|---|---|---|---|---|
| تعلیمی قابلیت | عوامی بیداری مہمات | اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر مؤثر نمائندگی | مسلم ممالک کا سفارتی اتحاد | عالمی سطح پر مثبت بیانیہ کی ترویج |
| | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 1(0.65) | 0(0) | 2(1.29) | 2(1.29) |
| ایف۔اے | 3(1.94) | 2(1.29) | 0(0) | 1(0.65) |
| ایم۔فل | 1(0.65) | 3(1.94) | 6(3.87) | 5(3.23) |
| ماسٹرز | 20(12.9) | 34(21.94) | 32(20.65) | 38(24.52) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 0(0) | 1(0.65) | 1(0.65) | 2(1.29) |

جدول نمبر15: تدریسِ سیرت النبی ﷺ اور نوجوانوں کی رہنمائی

| تعلیمی قابلیت | اسلامی بین الاقوامی قانون کا مطالعہ | عملی ورکشاپس اور سیمینارز | عصری تناظر میں تجزیاتی مطالعہ | دیگر |
|---|---|---|---|---|
| | Count | Count | Count | Count |
| بی۔اے | 3(1.94) | 2(1.29) | 0(0) | 0(0) |
| ایف۔اے | 1(0.65) | 4(2.58) | 0(0) | 0(0) |
| ایم۔فل | 3(1.94) | 2(1.29) | 0(0) | 7(4.52) |
| ماسٹرز | 41(26.45) | 34(21.94) | 1(0.65) | 25(16.13) |
| پی۔ایچ۔ڈی | 1(0.65) | 1(0.65) | 0(0) | 1(0.65) |

## تجزیہ وبحث(Discussion)

نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں عدل وانصاف کی بے شمار روشن مثالیں ملتی ہیں جو قدیم دور میں تنازعات کے خاتمے اور معاشرتی ہم آہنگی کا ذریعہ بنیں اور آج کے معاصر اداروں میں بھی ان کا عملی اطلاق نظر آتا ہے۔

پہلی مثال حجرِاسود کے معاملے کی ہے، جب قریش کے قبائل حجرِ اسود کو اپنی جگہ نصب کرنے پر جھگڑوں میں مبتلا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حکمت وعدل سے یہ مسئلہ اس طرح حل فرمایا کہ سب قبائل کو اس عمل میں شریک کر دیا۔ آپ ﷺ نے حجرِ اسود کو ایک کپڑے پر رکھوایا اور تمام قبائل کے سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اسے اٹھائیں، پھر اپنے دستِ مبارک سے اسے اپنی جگہ پر نصب فرمایا(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج1، ص209)۔ یہ عمل اس بات کی عملی مثال ہے کہ غیر جانبدار اور شمولیتی فیصلہ دشمنی کو اتحاد میں بدل سکتا ہے۔ معاصر دنیا میں یہی اصول عالمی عدالتِ انصاف (International Court of Justice) میں نظر آتا ہے جہاں غیر جانبدار فیصلوں کے ذریعے عالمی تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جس کا فائدہ ریاستوں کے درمیان اعتماد اور پرامن تعلقات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

دوسری مثال میراثی تنازعات کی ہے، جہاں نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق میراث کے اصول متعین فرمائے تاکہ ہر وارث کو اس کا حق مل سکے۔ یہ نظام صحابہ کرام کے ذریعے عملی طور پر نافذ ہوا اور معاشرتی ناانصافیوں اور عائلی جھگڑوں کا خاتمہ ہوا (صحیح بخاری، کتاب الفرائض)۔ آج کے دور میں یہی تصور فیملی کورٹس میں نظر آتا ہے جو خاندانی تنازعات کو عدل وانصاف کے اصولوں پر حل کرتی ہیں، جس سے خاندانوں میں اعتماد اور معاشرتی استحکام پیدا ہوتا ہے۔

تیسری اہم مثال میثاقِ مدینہ کی ہے، جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں مختلف مذاہب اور قبائل کو ساتھ ملا کر ایک معاہدہ مرتب فرمایا، جس میں سب کو مساوی حقوق اور غیر مسلموں کو مذہبی وسماجی آزادی فراہم کی گئی (ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج3، ص223)۔ یہ معاہدہ ایک عادلانہ معاشرتی نظام کی بنیاد تھا جو سب طبقات کو امن و سکون فراہم کرتا تھا۔ آج کے دور میں یہی اصول اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے طور پر سامنے آتا ہے، جس کا فائدہ سماجی ہم آہنگی اور مختلف طبقات کے درمیان اعتماد کی فضا ہے۔

صلح و معاہدات کی حکمت عملی بھی نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا نمایاں پہلو ہے، جس نے نہ صرف فوری تصادم کو روکا بلکہ طویل المدتی امن کی بنیاد رکھی۔ پہلا اصول یہ تھا کہ وقتی نقصان کو قبول کیا جائے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کو بظاہر سخت شرائط کا سامنا کرنا پڑا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے مستقبل کے استحکام کے پیشِ نظر ان شرائط کو قبول فرمایا (صحیح بخاری، کتاب الشروط، حدیث 2731)۔ نتیجتاً مسلمانوں کو امن کا موقع ملا اور اسلام کو وسعت ملی۔ یہی حکمت جدید دور میں ایران نیوکلیئر ڈیل (2015) میں نظر آتی ہے جہاں وقتی سمجھوتوں کے ذریعے مستقبل کے استحکام کی راہ ہموار ہوئی۔

دوسرا اصول مذاکرات کی اہمیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کفارِ قریش کے ساتھ براہِ راست مذاکرات کو ترجیح دی (ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج2، ص315)۔ اگرچہ یہ عمل بظاہر مشکل تھا، لیکن اس سے تصادم کے بجائے امن قائم ہوا۔ یہی اصول آج اقوام متحدہ کے مذاکرات میں دکھائی دیتا ہے جہاں بڑی طاقتیں براہِ راست مکالمے کے ذریعے تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں، جس کا نتیجہ عالمی سطح پر امن کے قیام کی صورت میں نکلتا ہے۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ بظاہر سخت شرائط پر بھی دستخط کرنا بعض اوقات مستقبل کی کامیابی کا سبب بنتا ہے۔ صلح حدیبیہ کی کئی شرائط مسلمانوں کے لیے مشکل تھیں، لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں قبول کر کے دور اندیش حکمتِ عملی کا مظاہرہ فرمایا (ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج4، ص98)۔ بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ انہی شرائط نے اسلام کی دعوت کو وسعت دینے کا موقع فراہم کیا۔ جدید دور میں یہی اصول تجارتی معاہدات (WTO Agreements) میں نظر آتا ہے، جن میں بظاہر کڑی شرائط کے باوجود طویل المدتی فائدہ معاشی ترقی اور عالمی استحکام کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

یوں نبی اکرم ﷺ کی صلح و معاہدات کی حکمت عملی سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ وقتی نقصان کو قبول کرنا، مذاکرات پر اعتماد رکھنا اور بظاہر سخت شرائط کو مان لینا دراصل طویل المدتی امن، معاشی ترقی اور عالمی ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

### نتیجہ (Conclusion)

اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پیش کردہ اصول— عدل و انصاف، صلح و معاہدات، رواداری و مکالمہ اور مشاورت — صرف ماضی تک محدود نہیں بلکہ آج کے عالمی مسائل کے حل کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ ایک ہمہ گیر **غیر مسلح تنازعہ حل ماڈل** پیش کرتی ہے جو امن، ہم آہنگی اور پائیدار ترقی کی ضمانت دیتا ہے۔ عدل وانصاف معاشرتی استحکام کو یقینی بناتا ہے، صلح و معاہدات وقتی نقصانات کے باوجود طویل المدتی امن فراہم کرتے ہیں، رواداری و مکالمہ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں جبکہ مشاورت عوامی شمولیت اور جمہوری ڈھانچے کو مضبوط کرتی ہے۔ یوں نبوی اصول نہ صرف مسلم دنیا بلکہ پوری انسانیت کے لیے امن قائم کرنے اور تنازعات کے حل کا ایک عالمی فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو آج کی بین الاقوامی سیاست اور تعلقات میں بھی اپنی معنویت رکھتا ہے۔

### فہرستِ حوالہ جات


1. القرآن الکریم، سورۃ الأنفال، آیت 61۔
2. القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیت 135۔

3. القرآن الکریم، سورۃ الحجرات، آیت 9-10۔
4. القرآن الکریم، سورۃ الشوریٰ، آیت 38۔
5. القرآن الکریم، سورۃ المائدہ، آیت 32۔
6. القرآن الکریم، سورۃ فصلت، آیت 34۔
7. صحیح بخاری، کتاب الأحکام، حدیث نمبر 7137۔
8. صحیح بخاری، کتاب الشروط، حدیث نمبر 2731۔
9. صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، حدیث نمبر 2560۔
10. امام ترمذی، جامع الترمذی، کتاب الفتن۔
11. ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، بیروت: دار المعرفۃ۔
12. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
13. محمد بن عمر الواقدی، کتاب المغازی، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔
14. طبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، بیروت: دار التراث۔
15. ماوردی، علی بن محمد، الاحکام السلطانیہ، قاہرہ: مکتبۃ الکبری، 1960۔
16. ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1998۔
17. حمید اللہ، محمد۔ الرسول فی مکہ والمدینہ۔ کراچی: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1980۔
18. مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 2004۔
19. قرضاوی، یوسف۔ فقہ الجہاد۔ قاہرہ: دار الشروق، 2009۔
20. رحمان، حامد۔ (2017)۔ سیرت النبی ﷺ اور بین المذاہب تعلقات، لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی۔
21. جاوید، سمیع۔ (2020)۔ بین الاقوامی تعلقات اور جدید تنازعات، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن۔
22. Esposito, John. Islam and Peace. New York: Oxford University Press, 1994. (اردو ترجمہ: اسلام اور امن، مترجم: ڈاکٹر عنایت اللہ، لاہور: دار السلام، 2001)۔